اصول کافی میں

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول تفسیری روایات (۲)

سید حسنین عباس گردیزی*

آیت:

”قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا“ (بقرہ، ۱۲۴)

یعنی: ”میں تمہیں لوگوں کا امام بناتا ہوں“

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادقؑ نے فرمایا:

”ان اللہ تبارك و تعالىٰ اتخذ ابراهيم عبدا قبل ان يتخذه نبيا و ان اللہ اتخذه نبياً قبل ان يتخذه رسولا و ان اللہ اتخذه رسولا قبل ان يتخذه خليلا و إنّ اللہ اتخذه خليلا قبل ان يجعله اماما، فلما جمع له الاشياء قال: إِنِّي جاعلك للناس اماما“ قال: ”فمن عظمها في عين ابراهيم قال: و من ذرّيتي، قال: لا ينال عهدي الظالمين“ قال لا يكون السفيه امام التقي“ (1)

یعنی: ”بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نبی بنانے سے پہلے اپنا عبد بنایا اور رسول بنانے سے قبل انہیں نبی بنایا اور خلیل بنانے سے پہلے انہیں رسول بنایا اور اس سے پہلے کہ انہیں امام بناتا انہیں اپنا خلیل قرار دیا اور جب یہ سب مقامات ان میں اکٹھے کر دیئے تو پھر ارشاد فرمایا: ”بے شک میں نے تمہیں لوگوں کے لیے امام قرار دیا ہے“ ابراہیم کی نظر میں یہ عنایت اتنی عظیم تھی کہ انہوں نے عرض کیا: اسے میری اولاد میں قرار دے۔ ارشاد ہوا: میرا یہ عہدہ ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ امامؑ نے فرمایا: نادان شخص کسی متقی اور پرہیزگار انسان کا امام نہیں بن سکتا۔“

آیت:

”وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ“ (سورہ حج، ۵۲)

یعنی: ”اور بعض قرائت کے مطابق ”ولا محدث“ ”اور (اے رسول) آپ سے پہلے ہم نے نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ نبی“

برید نے امام باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں اس آیت کے بارے میں عرض کیا کہ قربان جاؤں یہ تو ہماری قرائت نہیں ہے۔ بیان فرمائیں کہ رسول، نبی اور محدث میں کیا فرق ہے؟ انہوں نے فرمایا:

”الرسول الذي يظهر له الملك فيكلمه و النبي هو الذي يرى في منامه و ربما اجتمعت النبوة و الرسالة لواحد و المحدث الذي يسمع الصوت و لا يرى الصورة۔ قال: قلت: اصلحك اللہ كيف يعلم ان الذي رأى في النوم حق، و انه من الملك؟ قال: يوفّق لذلك حتى يعرفه۔ لقد ختم اللہ بكتابكم الكتب و ختم بنبيّكم الانبياء۔“

یعنی: ”رسول وہ ہوتا ہے جس کے سامنے فرشتہ ظاہر ہو اور اس سے کلام کرے۔ نبی وہ ہوتا ہے جو خواب میں اُسے دیکھے۔ بعض اوقات نبوت اور رسالت ایک ہی شخص میں جمع ہو جاتی ہیں، محدث اُسے کہتے ہیں جو فرشتے کی آواز تو سنے مگر اس کی شکل نہ دیکھ سکے۔ میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے! وہ کیسے جانتا ہے کہ جو اس نے خواب میں دیکھا ہے وہ حق ہے اور وہ فرشتہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا: اُسے

---

*۔ مدارس جامعۃ الرضا و مدیر اعلیٰ مجلّہ نور معرفت، بارہ کہو، اسلام آباد

اس کی توفیق حاصل ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ پہچان لیتا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہاری کتاب، قرآن پر آسمانی کتب کا اختتام کر دیا اور تمہارے نبی پر سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا۔" (2)

آیت:

"وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ" (اعراف،۴۶)

یعنی: "اور بلندیوں پر کچھ ایسے افراد ہوں گے جو ہر ایک کو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے۔"

حضرت جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ابن الکوّا امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور مذکورہ آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا:

"نحن علی الاعراف، نعرف انصارنا بسیاهم، و نحن الاعراف الذی لا یعرف الله عزوجل الا بسبیل معرفتنا، و نحن الاعراف یعرّفنا الله عزوجل یوم القیامة علی الصراط، فلا یدخل الجنة الا من عرفنا و عرفناه، و لا یدخل النار الا من انکرنا و انکرناه، ان الله تبارك و تعالیٰ لو شاء لعرف العباد نفسه و لکنا جعلنا ابوابه و صراطه و سبیله و الوجه الذی یُؤتی منه، فمن عدل عن ولایتنا او فضل علینا غیرنا، فانهم عن الصراط لناکبون، فلا سواء من اعتصم الناس به، و لا سواء حیث ذهب الناس الی عیون کدرة یفرغ بعضها فی بعض و ذهب من ذهب الینا الی عیون صافیة تجری بامر ربها،

یعنی: لا نفاد کے بغیر اللہ عزوجل کی معرفت حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کا تعارف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ صراط پر کروائے گا۔ پس جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو ہمیں پہچانتا ہوگا اور ہم اُسے پہچانتے ہوں گے۔ اور دوزخ میں وہی جائے گا جو ہمارا منکر ہوگا اور ہم اس کے منکر ہوں گے۔ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ چاہتا تو بلا واسطہ بندوں کو اپنی پہچان کروا دیتا، لیکن اُس نے ہمیں اپنے دروازے، سیدھا راستہ، ذریعہ اور وہ چہرہ قرار دیا ہے کہ جس کے وسیلے سے اُس کی (معرفت) عطا کی جاتی ہے۔ پس جو بھی ہماری ولایت سے روگردانی کرے گا یا ہمارے غیروں کو ہم پر برتری اور ترجیح دے گا، بیشک یہی لوگ صراط سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

پس (ہمارے دروازے پر آنا) جو لوگوں کی پناہ گاہ ہیں، ان گدلے سرچشموں پر جانے کے برابر نہیں ہو سکتا جو ایک دوسرے سے نکلتے ہیں۔ اور جو لوگ ہماری طرف آئے، گویا وہ صاف و شفاف چشموں کی طرف آئے جو اپنے رب کے حکم سے جاری ہیں؛ نہ ختم ہونے والے ہیں اور نہ ہی بند ہونے والے ہیں۔"

آیت:

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (البقرہ ۲۶۹)

یعنی: "جسے حکمت عطا کی گئی اسے خیر کثیر وعطا کی گئی۔"

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: حکمت سے مراد " طاعة الله و معرفة الامام " یعنی: اللہ کی اطاعت اور امام کی معرفت ہے۔" (3)

آیت:

"مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ " (النمل،۹۱، ۹۲)

یعنی: "جو شخص نیکی لے کر آئے گا اسے اس سے بہتر اجر ملے گا اور وہ اس دن کی ہولناکیوں سے امن میں ہوں گے۔ اور جو شخص برائی لے کر آئے گا پس انہیں اوندھے منہ آگ میں پھینک دیا جائے گا، کیا تمہیں اپنے کیے کے علاوہ کوئی اور جزا مل سکتی ہے؟"

حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے والد حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ابو عبد اللہ جدلی امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امیر المومنینؑ نے فرمایا: کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "من جاء۔۔۔۔الخ" کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس نے عرض کی: "ہاں یا امیر المومنین! میں آپ پر قربان جاؤں!" امیر المومنینؑ نے فرمایا:

"الحسنة معرفة الولاية وحبنا اهل البيت و السيئة انكار الولاية و بغضنا اهل البيت، ثم قرأ عليه هذه الاية"

یعنی: "حسنہ اور نیکی ولایت کی معرفت اور ہم اہل بیت کی محبت ہے اور سیئہ اور برائی ولایت کا انکار اور ہم اہل بیتؑ سے بغض و دشمنی ہے۔" (4)

پھر انہوں نے اس کے سامنے مذکورہ آیت کی تلاوت فرمائی۔

آیت:

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ (النساء،۵۴)

یعنی: "کیا یہ (دوسرے) لوگوں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا ہے؟"

حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں:

"نحن المحسودون الذين قال الله: ام يحسدون الناس۔۔۔۔الخ" (5)

یعنی: "ہم ہی وہ ہیں جن سے حسد کیا جاتا ہے جن کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے۔" "ام یحسدون۔۔۔۔۔۔۔"

آیت:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (النساء،۵۹) (6)

یعنی: "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول اور اپنے میں سے صاحبان امر کی اطاعت کرو۔"

حسین بن ابی علاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر صادقؑ کی خدمت میں اُن اوصیاکا تذکرہ کیا جن کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:

"نعم و هم الذين قال الله تعالىٰ اطيعو الله و اطيعو الرسول و اولى الامر مكنم و هم الذين قالَ الله عزّوَجلّ اِنَّما وليّكم الله و رسوله و الّذين آمَنُوالّذِين يقيمون الصّلوٰة ويُؤتون الزكاة وهم الراكعون" (مائدہ،۵۵) (7)

یعنی: "ہاں یہ وہی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو" اور یہ وہی افراد ہیں جن کے بارے میں اس نے فرمایا: صرف تمہارا ولی اور سرپرست اللہ ہے، اس کا رسول ہے اور وہ افراد ہیں جو ایمان لائے۔"

آیت:

"يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ"

یعنی: "اور اس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔"

عبد الاعلی نقل کرتے ہیں کہ میں نے جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ:

"السمع و الطاعة ابواب الخير، السامع المطيع لا حجة عليه، و السامع العاصى لاحجة له، و امام المسلمين تمت حجته و احتجاجه يوم يلقى الله عزوجل ثم قال: يقول الله تبارك وتعالى: يوم ندعو كل اناس بامامهم" (8)

یعنی: ''انہوں نے فرمایا: سننا اور اطاعت کرنا خیر اور بھلائی کے دروازے ہیں جو سنتا ہے اور فرمانبرداری کرتا ہے اس پر کوئی ذمہ داری اور حجت نہیں ہے، جو سنتا ہے اور نافرمانی کرتا ہے اس کے پاس اپنے دفاع میں کوئی عذر اور دلیل نہیں ہے۔ امام المسلمین، جس دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرئے گا اُس دن (یعنی قیامت کے دن) اس کی حجت تمام ہو گی اور اپنے حق میں دلیل پیش کرے گا۔ اس کے بعد بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اُس دن تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا''

آیت:

''فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا''

یعنی: ''بھلا اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم گروہ کے گواہ طلب کریں گے اور تم کو ان پر گواہ حیثیت میں طلب کریں گے'' (النساء، ۴۱)

حضرت امام صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

''نزلت فی اُمة محمد صلی اللہ وآلہ وسلم خاصة، فی کل قرن منھم امام منا شاھد علیھم ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ شاھد علینا''

یعنی'' یہ آیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کے بارے میں بطور خاص نازل ہوئی ہے ہر دور میں ہم میں سے ایک امام ان کے درمیان ہوتا ہے جو ان پر شاہد اور گواہ ہوتا ہے اور محمدؐ ہم پر شاہد اور گواہ رہیں' (9)

آیت:

''وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا'' (البقرہ، ۱۴۳)

یعنی: ''اور اسی طرح ہم نے تمھیں درمیانی امت قرار دیا تاکہ تم لوگوں کے اعمال کے گواہ رہو اور رسول تمہارے اعمال کے گواہ رہیں''

برید عجلی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبد اللہؑ سے مذکورہ آیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

''نحن الامة الوسطی ونحن شھدا اللہ علی خلقه و حججه فی ارضه، قلت: قول اللہ عزوجل: 'ملة ابیکم ابراھیم' قال: ایانا عنی خاصة 'ھو سمّاکم المسلمین من قبل' فی الکتب التی مضت '' وفی ھذا '' القرآن لیکون الرسول علیکم شھیداً فرسول اللہ صلی اللہ علیه وآله الشھید علینا بما بلّغا عن اللہ عزوجل ونحن الشھدا علی الناس فمن صدّق صدقناہ یوم القیامة، ومن کذّب کذّبناہ یوم القیامة'' (10)

یعنی: ''امامؑ نے فرمایا: ہم نے درمیانی امت ہم ہیں اللہ کی مخلوق پر اس کے گواہ اور اس کی زمین پر اس کی حجتیں۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا'' (سورہ حج، ۷۸) 'انہوں نے جواب میں فرمایا: ''مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ'' سے مراد بالخصوص ہم ہیں، 'هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِين من' قبل کا مطلب ہے گزشتہ کتب میں 'فِي هَذَا' کا مطلب قرآن ہے اور' لیکون الرسول علیکم شھیداً' سے مراد یہ ہے کہ رسول خدا نے اللہ کی طرف سے جو کچھ ہم تک پہنچایا ہے، اس کے ذریعے سے وہ ہم پر گواہ ہیں اور ہم دوسرے لوگوں پر گواہ ہیں، جس نے سچے دل سے اس کو مان لیا، ہم قیامت کے دن اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے تکذیب کی اور ہماری امامت کو جھوٹ سمجھا ہم بھی قیامت کے دن اُسے جھٹلائیں گے۔

آیت:

''إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ'' (رعد، ۷)

یعنی: ''بیشک آپ صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی اور رہبر ہے۔''

فضل نے بیان کیا ہے میں نے حضرت صادقؑ سے آیت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''کل امام ھاد للقرن الذی ھو فیھم'' یعنی: ''ہر امام اس دور اور زمانے کا ہادی ہے جس میں وہ لوگوں کے درمیان موجود ہے۔'' (11)

مذکورہ آیت کی تفسیر میں ایک اور روایت ابو بصیر نے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس آیت کے بارے میں حضرت جعفر صادقؑ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

"رسول الله صلی الله علیه وآله المنذر وعلی الهادی، یا ابا محمد هل من هاد الیوم؟ قلت: بلی جعلت فداك مازال منکم هاد حتیّ دفعت الیك، فقال: رحمك الله یا ابامحمد لو کانت اذا نزلت آیة علی رجل ثم مات ذلك الرجل، ماتت الایة، مات الکتاب ولکنّه حتیّ یجزی فیمن بقی کما جری فیمن مضی" (12)

یعنی: "انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ڈرانے والے اور علیؑ ہادی ور ہبر ہیں، اے ابو محمد! بتائیں کیا اب بھی کوئی ہادی موجود ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! میں قربان جاؤں آپ کے خاندان میں سے ہر دور میں یکے بعد دیگرے ہادی موجود رہے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ آپ تک پہنچ گیا۔ انہوں نے فرمایا: اے ابو محمد! اللہ کی رحمت ہو تو تم پر، اگر ایسا ہوتا کہ اگر ایک آیت کسی شخص کے بارے میں نازل ہوتی اور جب وہ مر جاتا تو آیت بھی مر جاتی تو اب تک تو قرآن ختم ہو چکا ہوتا اور مردہ ہو جاتا۔ لیکن قرآن زندہ ہے اور آئندہ آنے والوں میں اسی طرح جاری وساری ہے جس طرح گزشتہ لوگوں میں جاری وساری تھا"

آیت:

"وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ" (نور، ۵۵)

یعنی: "اللہ نے تم میں سے صاحبان ایمان و عمل صالح سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں روئے زمین میں اسی طرح اپنا خلیفہ بنائے گا جس طرح پہلے والوں کو بنایا ہے۔"

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں میں نے اس آیت کے متعلق حضرت ابو عبداللہؑ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "هم الائمة" ان سے مراد امام ہیں۔ (13)

آیت:

"الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ۔۔۔۔۔۔۔ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ"

یعنی: "جو لوگ رسول نبی امّی کا اتباع کرتے ہیں۔۔۔ یہی در حقیقت فلاح یافتہ اور کامیاب ہیں"

علی بن ابراہیم اپنی اسناد سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: "النور فی هذا الموضع امیر المومنین والائمه علیهم السلام" اس آیت میں نور سے مراد امیر المومنین اور آئمہؑ ہیں۔ (14)

آیت:

"اللهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونِةٍ لاَ شَرْقِيَّةٍ وَ لاَ غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَ يَضْرِبُ اللهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ" (النور، ۳۵)

یعنی: "اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے گویا ایک طاق ہے، اس میں ایک چراغ رکھا ہوا ہے، چراغ شیشے کے فانوس میں ہے، فانوس گویا موتی کا چمکتا ہوا تارا ہے، جو زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے؛ جو نہ شرقی ہے نہ غربی، اس کا تیل روشنی دیتا ہے خواہ آگ اسے نہ چھوئے؛ یہ نور بالائے نور ہے، اللہ جسے چاہے اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بھی بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔"

حضرت صادقؑ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"کمشوۃ فاطمۃ سلام اللہ علیہا 'فیہا مصباح' الحسن 'المصباح فی زجاجۃ' الحسین 'الزجاجۃ' کانھا کوکب دری" فاطمۃ کوکب دری بین نساء اہل الدنیا، توقد من شجر مبارکۃ ابراہیم علیہ السلام "زیتونۃ لا شرقیہ ولا غربیۃ" لا یھودیۃ و لا نصرانیۃ 'یکاد زیتھا یضی" یکاد العلم ینفجربھا" و لولم تمسہ نار نور علی نور" امام منھا بعد امام" یھدی اللہ لنورہ من یشاء" یھدی اللہ للائمہ من یشاء" ویضرب اللہ الامثال للناس۔۔۔" (15)

یعنی: "مثل نورہ کمشکوۃ' (فانوس) سے مراد فاطمہ (سلام اللہ علیہا) 'فیھا مصباح' (چراغ) حسن (علیہ السلام) 'المصباح فی زجاجۃ' (آئگینہ) حسین (علیہ السلام) ہیں۔ 'الزجاجۃ کانھا کوکب دری' میں فاطمہ دنیا کی عورتوں میں درخشندہ ستارہ ہیں۔ 'توقد من شجرۃ مبارکۃ' میں مبارک درخت حضرت ابراہیم (علیہ السلام) ہیں۔ 'زیتونہ لا شرقیہ ولا غربیہ' یعنی نہ یہودیت کے طرف دار ہیں نہ عیسائیت کے۔ 'یکاد زیتھا یضئ' اس سے علم کے چشمے پھوٹیں۔ 'ولولم تمسہ نار نور علی نور' نور علی نور سے مراد، ایک کے بعد دوسرا امام ہے۔ 'یھدی اللہ لنورہ من یشاء' اس کا مطلب یہ ہے کہ جسے اللہ چاہتا ہے اماموں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔۔۔۔۔"

آیت:

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ بِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (الحدید ۱۲)

یعنی: "قیامت کے دن آپ مومنین اور مومنات کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا (ان سے کہا جائے گا) آج تمہیں ان جنتوں کی بشارت ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔"

حضرت امام صادق علیہ السلام نے سورۂ حدید کی اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

"ائمۃ المومنین یوم القیامۃ تسعی بین یدی المؤمنین و بایمانھم حتی ینزلوھم منازل اھل الجنۃ" (16)

یعنی: "اس کا مطلب ہے کہ وہ قیامت کے دن مومنین کے امام، مومنین کے سامنے اور آگے چلیں گے۔ یہاں تک کہ انہیں جنت میں ان کے مقامات تک پہنچا دیں گے۔"

آیت:

"فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا" (نساء ۵۴)

یعنی: "ہم نے آل ابراہیم کو کتاب و حکمت اور ملک عظیم سب کچھ عطا کیا"

حمران بن اعین بیان کرتے ہیں کہ: 'فقد آتینا آل ابراھیم الکتاب' کے بارے میں حضرت صادق علیہ السلام سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد نبوت ہے۔ جب میں نے پوچھا حکمت کیا ہے تو فرمایا: سمجھ بوجھ اور انصاف اور جھگڑوں کے فیصلے کرنا ہے۔ اور جب میں نے پوچھا کہ: "وآتیناھم ملکا عظیما" کا مطلب کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اطاعت ہے۔ (17)

آیت:

"وَعَلَامَاتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ" (نحل ۱۶)

یعنی: "اور علامات معین کر دیں اور لوگ ستاروں سے بھی راستے دریافت کر لیتے ہیں۔"

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: 'النجم رسول اللہ صلی الہ علیہ وآلہ و العلامات ھم الائمۃ' یعنی: "ستارہ، رسول خدا ﷺ اور علامتیں آئمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں۔" ایک اور حدیث میں اسباط بن سالم روایت کرتے ہیں کہ ہیثم نے حضرت صادق علیہ السلام سے 'وعلٰمٰت و بالنجم ھم یھتدون' کے متعلق سوال کیا جب کہ میں بھی ان کی خدمت میں حاضر تھا، اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا: 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ النجم، و العلامات ھم الائمہ' یعنی: 'رسولخدا، ستارہ ہیں اور علامتیں آئمہ ہدی ہیں' (18)

آیت:

"وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ" (یونس، ۱۰۱)

یعنی: "اور جو لوگ ایمان نہیں قبول کرتے ان کو ہماری نشانیاں اور ڈراوے کچھ بھی مفید نہیں"

داود رقی کا بیان ہے کہ میں نے اس آیت کے بارے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "الایات ھم الائمہ، و النذر ھم الانبیاء علیھم السلام" یعنی: آیات سے مراد آئمہ اور 'ڈرانے والے' انبیاء علیہم السلام ہیں۔ (19)

آیت:

"فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ" (نحل، ۴۳)

یعنی: "اگر تم خود نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھو۔"

عبد الرحمٰن بن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: "الذکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نحن اھلہ المسئولون" یعنی: "حضرت محمد ﷺ ذکر ہیں اور ہم اہل ذکر ہیں جن سے پوچھنا چاہیے۔" راوی کہتے ہیں پھر میں نے "وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ" (زخرف ۴۴) کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "ایانا عنی و نحن الذکر و نحن المسئولون" یعنی: "اس سے مراد ہم ہیں، ہم ہی اہل ذکر اور ہم ہی مسئول ہیں۔" (20)

آیت:

"وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ" (زخرف، ۴۴)

یعنی: "بے شک یہ تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے ذکر ہے اور جلد تم لوگوں سے سوال کیا جائے گا"

ابو بصیر سے منقول ہے کہ قرآن کی اس آیت کی تفسیر میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الذکر واھل بیتہ علیھم السلام المسئولون وھم اھل الذکر" یعنی: "پس رسول خدا ﷺ ذکر اور ان کے اہل بیتؑ سے ہی پوچھنا چاہیے اور وہی اہل ذکر ہیں'۔' اس آیت کی تفسیر میں فضیل سے امام صادقؑ کا ایک اور قول نقل ہوا جس میں آپ نے فرمایا: "الذکر القرآن و نحن قومہ و نحن المسئولون" یعنی: "قرآن ذکر ہے ہم اس کی قوم اور ہم ہی سے پوچھنا چاہیے۔" (21)

آیت:

"وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا"

یعنی: "خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں راسخ ہیں ان کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے ہیں یہ سب (محکم و متشابہ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔"

امام صادقؑ سے ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: "نحن الراسخون فی العلم ونحن نعلم تاویلہ" یعنی: "راسخون فی العلم ہم ہیں اور ہم اس کی تاویل کو جانتے ہیں" (22) ایک اور روایت میں انہوں نے فرمایا: "الراسخون فی العلم امیر المومنین و الائمۃ من بعدہ

علیہم السلام" یعنی: "علم میں راسخ امیر المومنینؑ اور ان کے بعد آئمہ علیہم السلام ہیں۔" (23) ایک تیسری روایت جو امام صادقؑ یا ان کے والد گرامی امام باقرؑ سے بیان ہوئی، اس میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا:

"فرسول الله صلی الله علیه و آله افضل الراسخین فی العلم قد علّمه الله عزوجل جمیع ما انزل علیه من التنزیل و التاویل، و ما کان الله لینزل علیه شیئا لم یعلمه تاویله، و اوصیاؤه من بعده یعلمونه کله، و الذین لایعلمون تاویله اذا قال العالم فیهم بعلم، فاجابهم الله بقوله: ''یقولون آمنا به کل من عند ربنا'' و القرآن خاص و عام و محکم و متشابه و ناسخ و منسوخ، فالراسخون فی العلم یعلمونه" (24)

یعنی: "پس رسول اللہ ﷺ علم میں راسخ افراد میں سے افضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تنزیل اور تاویل میں سے جو کچھ ان پر نازل فرمایا وہ سب انہیں سکھا دیا، اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز آپ پر نازل نہیں کی جس کی تاویل آپ نہ جانتے ہوں۔ اسی طرح آپ کے بعد آپ کے اوصیاء بھی یہ سب کچھ جانتے ہیں۔ اور وہ افراد جو ان کی تاویل جانتے چونکہ راسخ فی العلم ان کے درمیان موجود ہے، وہ اپنے علم کی رو سے انہیں کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا جواب اپنے اس قول سے دیا ہے "وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب ہمارے رب کے پاس ہے" قرآن میں خاص بھی ہے اور عام بھی، محکم بھی متشابہ بھی ناسخ بھی ہے اور منسوخ بھی، علم میں راسخ افراد ان سب کا علم رکھتے ہیں۔"

آیت:

"بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ"

یعنی: "مگر جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) علم دیا گیا ہے ان کے دِل میں واضح و روشن آیتیں ہیں۔" (عنکبوت، ۴۹)

حضرت صادق آل محمدؑ نے فرمایا: "الذین اوتوا العلم" سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں۔ ایک اور روایت میں فرمایا: اس سے خاص طور پر آئمہ مراد ہیں۔ (25)

آیت:

"ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ" (فاطر، ۳۲)

یعنی: "پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے خاص ان کو قرآن کا وارث بنایا جنہیں منتخب کیا۔ کیونکہ بندوں میں سے کچھ تو اپنی جان پر ستم ڈھاتے ہیں۔ اور کچھ ان میں سے (نیکی بدی کے) درمیان ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ خدا کے اختیار سے نیکیوں میں گویا سبقت لے گئے ہیں یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے۔"

سلیمان بن خالد کہتے ہیں حضرت امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے سوال کیا: "ای شیء تقولون انتم" یعنی: "تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟'' میں نے جواب دیا: یہ اولاد فاطمہ کے بارے میں ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"لیس حیث تذهب لیس یدخل فی هذا من اشار بسیفه و دعا الناس الی خلاف فقلت: و ای شئ الظالم لنفسه؟ قال: الجالس فی بیته لایعرف حق الامام و المقتصد: العارف بحق الامام، و السابق بالخیرت: الامام"

یعنی: "آپؑ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے جیسا تیرا نظریہ ہے: یہ آیت ان افراد کو شامل نہیں ہے جو تلوار اٹھانے اور لوگوں کو اختلاف اور انتشار کی دعوت دے۔ میں نے کہا: پس اپنے آپ پر ظلم کرنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اپنے گھر میں بیٹھا ہے اور وقت کے امام کے نہ پہچانے، اور مقتصد سے مراد حق امام کی معرفت رکھنے والا ہے اور سابق بالخیرات خود امام ہے۔" (26)

آیت:

"الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ" (بقرہ،۱۲۱)

یعنی: " جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ لوگ اسے اس طرح پڑھتے رہتے جو اس کے پڑھنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان لائے ہیں۔"

ابو ولاد کا کہنا ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا تو امام صادقؑ نے فرمایا: "ھم الائمہ علیھم السلام" اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں۔(27)

آیت:

"وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا" (انبیاء،۷۳)

یعنی: "اور ہم نے انہیں امام اور پیشوا بنایا ہے کہ ہمارے حکم سے (لوگوں کی) ہدایت کرتے ہیں"

حضرت امام صادقؑ نے فرمایا:

"ان الائمۃ فی کتاب اللہ عزوجل امامان قال اللہ تبارك وتعالیٰ: 'وجعلناھم آئمۃ یھدون بامرنا' لا بامر الناس یقدمون امر اللہ قبل امرھم وحکم اللہ قبل حکمھم قال 'وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ' (قصص،۴۱) یقدمون امرھم قبل امراللہ، وحکمھم قبل حکم اللہ، ویاخذون باھوائھم خلاف مافی کتاب اللہ عزوجل"(28)

یعنی: "امام وہی ہیں جو قرآن مجید میں امام ہیں جن کے متعلق ارشاد الٰہی ہے: "وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا" یعنی: "اور ہم نے انہیں امام قرار دیا ہے جو ہمارے امر سے ہدایت کرتے ہیں؛ نہ لوگوں کے حکم سے، یہ اللہ تعالیٰ کے امر کو اپنے اوامر پر ترجیح دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو اپنے احکامات پر مقدم کرتے ہیں۔ اور فرمایا: "ہم نے انہیں راہنما قرار دیا ہے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔" یہ اللہ کے امر پر اپنے اوامر کو مقدم کرتے ہیں اور حکم الٰہی پر اپنے احکامات کو ترجیح دیتے ہیں اور کتاب الٰہی کے برخلاف اپنے ہوا و ہوس کی پیروی کرتے ہیں۔"

آیت:

"إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ" (بنی اسرائیل،۹)

یعنی: "اس میں شک نہیں کہ یہ قرآن اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے۔"

حضرت صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: 'یھدی الی الامام' یعنی: 'قرآن امام کی طرف راہنمائی اور ہدایت کرتا ہے۔'(29)

آیت:

"فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" (اعراف،۶۹)

یعنی: "پس تم خدا کی نعمتوں کو یاد کرو؛ تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔"

ابو یوسف بزاز بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام صادقؑ نے مذکورہ آیت کو تلاوت کیا اور مجھ سے پوچھا؟ "اتدری ما الاء اللہ؟" یعنی: 'کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی نعمتیں کونسی ہیں؟' میں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا:

"ھی اعظم نعم اللہ علی خلقہ وھی ولایتنا"

یعنی: "یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر نعمتوں میں سب میں بڑی اور وہ ہماری ولایت ہے"(30)

آیت:

"أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْرًا وَ أَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ" (ابراہیم ۲۸)

یعنی: "کیا تم نے ان لوگوں کے حل پر غور نہیں کیا جنہوں نے میرے احسان کے بدلے میں ناشکری اختیار کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گڑھے میں جھونک دیا۔"

عبدالرحمٰن بن کثیر نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا:

"عنی بها قریشا الذین عادوا رسول الله صلی علیه و آله و نصبوا له الحرب و جحدوا وصیته"

یعنی: "اس سے مراد سب کے سب قریش ہیں جنہوں نے رسول خداؐ کے ساتھ دشمنی کی، ان سے جنگ کی اور آنحضرتؐ کی وحی کے متعلق آپؐ کی وصیت کا انکار کیا اور اس کی خلاف ورزی کی۔" (31)

*****

حوالہ جات

1۔ کتاب الحجۃ / باب طبقات الانبیاء والرسل والائمۃ / ص ۱۷۵ / ح ۲۔

2۔ کتاب الحجۃ / باب الفرق بین الرسول والنبی والمحدث / ص ۱۷۷ / ح ۴۔

3۔ کتاب الحجۃ / باب معرفۃ الامام والرد الیہ / ص ۱۸۴ / ح ۹۔

4۔ کتاب الحجۃ / باب معرفۃ الامام والرد الیہ / ص ۱۸۵ / ح ۱۱۔

5۔ کتاب الحجۃ / باب معرفۃ الامام والرد الیہ / ص ۱۸۵ / ح ۱۴۔

6۔ کتاب الحجۃ / باب فرض طاعۃ الائمۃ / ص ۱۸۶ / ح ۶۔

7۔ کتاب الحجۃ / باب فرض طاعۃ الائمۃ / ص ۱۸۷ / ح ۷۔

8۔ کتاب الحجۃ / باب فرض طاعۃ الائمۃ / ص ۱۸۹ / ح ۱۷۔

9۔ کتاب الحجۃ / باب فی الائمۃ شھد اللہ عزوجل علی خلقہ / ص ۱۹۰ / ح ۱۔

10۔ کتاب الحجۃ / باب فی ان الائمہ شھد اللہ عزوجل علی خلقہ / ص ۱۹۰ / ح ۲۔

11۔ کتاب الحجۃ / باب ان الائمۃ علیہم السلام ہم الھداۃ / ص ۱۹۱ / ح ۱۔

12۔ کتاب الحجۃ / باب ان الائمۃ علیہم السلام ہم الھداۃ / ص ۱۹۲ / ح ۳۔

13۔ کتاب الحجۃ / باب ان الائمۃ علیہم السلام خلفاء اللہ عزوجل فی ارضہ وابوابہ التی منھا یُوتی / ص ۱۹۳ / ح ۳۔

14۔ کتاب الحجۃ / باب ان الائمۃ علیہم السلام نور اللہ عزوجل / ص ۱۹۴ / ح ۲۔

15۔ کتاب الحجۃ / باب ان الائمۃ علیہم السلام نور اللہ عزوجل / ص ۱۹۵ / ح ۵۔

16۔ ایضا۔

17۔ کتاب الحجۃ / باب ان الائمۃ علیہم السلام ولاۃ الامر / ص ۲۰۵ / ح ۳۔

18۔ کتاب الحجۃ / باب ان الائمۃ العلامات التی ذکرھا اللہ عزوجل فی کتابہ / ص ۲۰۶ / ح ۲،۱۔

19۔ کتاب الحجۃ / باب ان الایات التی ذکرھا اللہ عزوجل فی کتابہ ھم الائمہ علیہم السلام / ص ۲۰۷ / ح ۱۔

20۔ کتاب الحجۃ / باب ان اھل الذکر الذین امر اللہ الخلق بسوٴلھم ھم الائمۃ علیہم السلام / ص ۲۱۰ / ح ۲۔

21۔ ایضا، ص / ۲۱۱، ح / ۵۔

22۔کتاب الحجۃ/باب ان الراسخین فی العلم ھم الائمہ علیھم السلام /ص ۲۱۳/ح۱۔

23۔ایضا، ص ۲۱۳/ ح /۳۔

24۔کتاب الحجۃ/باب ان الراسخین فی العلم ھم الائمہ علیھم السلام /ص ۲۱۳/ح ۲۔

25۔کتاب الحجۃ/باب ان الائمۃ قد اوتوا العلم واثبت فی صدور ھم /ص ۲۱۴/ح ۴، ۲۔

26۔کتاب الحجۃ/باب ان الائمۃ فی کتاب اللہ امامان، ص ۲۱۵/ح ۲۔

27۔کتاب الحجۃ/باب فی ان من ۔۔۔۔ /ص ۲۱۵/ح ۴

28۔کتاب الحجۃ/باب ان الائمۃ فی کتاب اللہ امامان : امام ید عوالی اللہ /ص ۲۱۶/ح ۲۔

29۔کتاب الحجۃ/باب ان القرآن یھدی للامام /ص ۲۱۶/ح ۲۔

30۔کتاب الحجۃ/باب ان القرآن یھدی للامام /ص ۲۱۷/ح ۳

31۔کتاب الحجۃ/باب ان النعمۃ التی ذکرھا اللہ عزوجل فی کتابہ الائمہ علیھم السلام /ص ۲۱۷/ح ۴۔